رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔
ششماہی ۔
سہ ماہی ۔

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۱ رمضان ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عذرِ شرعی کی بناء پر روزوں سے محروم رہنے والا انسان کیا کرے؟

"ایک بار میرے دل میں آیا۔ کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے۔ جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وُہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے۔ تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ ایسا انسان جو دیکھے۔ کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں۔ تو دُعا کرے۔ کہ الہیٰ! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم۔ کہ آئندہ سال رہوں۔ یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں۔ یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشدے گا۔

اگر خدا چاہتا۔ تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے۔ کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالےٰ میں عرض کرتا ہے۔ کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ۔ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور اسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے۔ تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار اور پیچش کی شکایت ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بھی بخار اور سردرد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت کے ہاں ۲۴-۲۵ نومبر کی درمیانی شب لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ قادیان میں سرکاری طور پر ٹیلیفون لگانے کا کام شروع ہو گیا ہے کھمبے نصب کئے جا رہے ہیں۔ اور ڈاکخانہ کے پاس دفتر تعمیر ہو رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ چند دنوں میں انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔

آج ریلوے سٹیشن کے قریب چند احمدی اصحاب کے زیر انتظام قادیان میں پہلی دفعہ مویشیوں کی منڈی لگی جس میں اڑھائی سو کے قریب مختلف اقسام کے مویشی موجود تھے۔ منڈی ابھی دو دن اور رہیگی اور ہر ماہ کی آخری تاریخوں میں لگا کرے گی۔

۴۹	جمعدار شیر محمد خان صاحب ۲۲۴ ایم ٹی سیکشن بریلی	1/10	1/9
۵۰	چوہدری نذیر احمد خان صاحب نیو دہلی	1/10	1/9
۵۱	سید سردار علی شاہ صاحب پبی ضلع پشاور	1/10	1/9
۵۲	قاضی عبد السلام صاحب بھٹی قادیان	1/10	1/9
۵۳	میاں محمد سلطان صاحب کاتب قادیان	1/10	1/9
۵۴	ماسٹر محمد اللہ داد صاحب 〃	1/10	1/9
۵۵	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	1/7	1/6
۵۶	مولوی محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل قادیان	1/10	1/9
۵۷	میاں غلام حیدر صاحب ملازم دفتر مقبرہ بہشتی	1/10	1/9
۵۸	حافظ بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ	15/100	1/6
۵۹	مولوی عطا محمد صاحب کلرک دفتر مقبرہ بہشتی	1/10	1/9
۶۰	چوہدری نور احمد خان صاحب کلرک دفتر مقبرہ بہشتی	1/10	1/9
۶۱	چوہدری غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر گرلز سکول قادیان	1/10	1/9
۶۲	قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی ساکن قادیان	1/10	1/9
۶۳	مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز مبلغ سلسلہ قادیان	1/10	1/9
۶۴	بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر حال قادیان	1/8	1/7
۶۵	میاں مہدی حسن صاحب فرنیچر سٹور دہلی	1/10	1/9
۶۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان	1/10	1/9
۶۷	حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر	1/10	1/9
۶۸	چوہدری مہر خان صاحب 〃 〃 〃	1/10	1/9
۶۹	چوہدری عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃	1/10	1/9
۷۰	چوہدری نعمت خان صاحب 〃 〃 〃	1/10	1/9
۷۱	میاں رنگ علی شاہ صاحب 〃 〃 〃	1/10	1/9
۷۲	اہلیہ صاحبہ اول حاجی غلام احمد صاحب ضلع جالندھر	1/10	1/9
۷۳	اہلیہ صاحبہ ثانی 〃 〃 〃	1/10	1/9
۷۴	سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان	1/10	1/9
۷۵	ڈاکٹر شیر محمد صاحب سیالکوٹ	1/8	1/7
۷۶	ماسٹر نور محمد صاحب بی۔اے۔بی ٹی گگریٹ ضلع ہوشیارپور	1/10	1/9
۷۷	مولوی سعد الدین صاحب اے ڈی آئی سکولز گوجرخان	1/9	1/8
۷۸	مرزا احمد بیگ صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس دہلی	1/10	1/9
۷۹	ڈاکٹر احمد الدین صاحب محمود آباد صوبہ سندھ	1/8	1/7
۸۰	سید عبد الرشید صاحب ریلوے ملازم اوکاڑہ	1/8	1/7
۸۱	شیخ محمد حسین صاحب گوجرانوالہ حال ملتان	1/10	1/9
۸۲	بابو محمد اکبر صاحب ملازم دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر منٹگمری	1/10	1/9
۸۳	ڈاکٹر ظفر حسن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن لنڈی کوتل	1/10	1/9
۸۴	ملک نیاز محمد صاحب کسووال ضلع منٹگمری	1/10	1/9
۸۵	بابو غلام محمد صاحب اوورسیر علاقہ چنیوٹ	1/10	1/9
۸۶	چوہدری ابو الہاشم خان صاحب ڈھاکہ	1/10	1/9
۸۷	میاں عبد الرحیم صاحب ایبٹ آباد	1/10	1/8
۸۸	بابو محمد عالم صاحب کالووال سٹیشن	1/10	1/9
۸۹	میاں عبد العزیز صاحب پٹیالہ	1/10	1/9
۹۰	ڈاکٹر نور الدین صاحب جنجوعہ بدوملہی سیالکوٹ	1/10	1/9
۹۱	بابو علی اکبر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس چکوال	1/10	1/9
۹۲	منشی اسد اللہ خان صاحب ملازم دفتر مقبرہ بہشتی	1/10	1/9

سنگ مرمر کا کتبہ لگانے والوں کو اطلاع

آئندہ کے لئے جن موصیوں کے ورثاء سنگ مرمر کا کتبہ خود تیار کرا کر بھجوائیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ کتبہ تیار کرانے سے پہلے سیکرٹری مجلس کارپرداز سے ضروری ہدایات حاصل کر لیں۔ تب کتبہ تیار کرائیں۔ اور کتبہ مقبرہ بہشتی میں لگانے کے وقت پہلے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کر لیں۔ کتبہ کندہ کراتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ حروف بارش سے مٹ نہ جائیں۔ بہتر ہو۔ اگر الفاظ سیسہ سے پر کرائے جائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library

خدمت اسلام کا ایک طریق

آپ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں۔ آپ کو ماہوار بیس ٹریکٹ عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ملتے رہیں گے۔ خود پڑھیں دوسروں میں تقسیم کریں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپے پیشگی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ٹریکٹ و رسالے برائے فروخت موجود ہیں۔

۱۔ نبراس المومنین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سو۱۰۰ چیدہ چیدہ احادیث کا مفید مجموعہ مع ترجمہ اردو۔ قیمت فی نسخہ ۱؍ر۔ ایک روپے کے بارہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

۲۔ "وہی ہمارا کرشن" لطیف ترین ٹریکٹ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے رقم فرمایا ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۴؍ ہندی فی سینکڑہ عہ مع محصول ڈاک

۳۔ ٹریکٹ "الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل" فی سینکڑہ ۱۲؍ مع محصول ڈاک

خاکسار:۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان

جوہر بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھیں قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ (عہ)

تریاق جریان

دھات رقت۔ قبض۔ دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و توانا بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ نوٹ:۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

312

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

یہ مرد و عورت کے لئے ایک تریاقی، نہایت مفرح بخش۔ دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی چیز ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سن کر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی۔ مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل۔ یاقوت۔ مرجان۔ کہربا۔ زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس۔ مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا یہی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روسا و امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جنکو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں۔ ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسے حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library

اسقاطِ حمل کا حب اٹھرا (رجسٹرڈ) محافظِ جنین مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں، مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے۔ دست۔ قے۔ ہچکی۔ دردپسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ نور الصحت۔ قادیان

ایک اسی سالہ بوڑھے کی آواز

میں باوجود اسی سالہ بوڑھا ہونے کے الحمدللہ اب جوانوں سے بھی بڑھ کر طاقت محسوس کرتا ہوں کیوں؟ اس لئے کہ میں گاہے گاہے نور اینڈ سنز کی ساختہ مشہور طاقت کی دوا "اکسیر اکبر" کا استعمال کرتا رہتا ہوں جو ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، سستی، اداسی غرضیکہ جملہ کمزوریوں کیلئے تیر بہدف، دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنانے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور جس کی خوبیوں کے

تجربہ کار ڈاکٹر بھی گیت گا رہے ہیں!

چنانچہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ

"اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جس کی عمر پینتالیس سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی، استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

یہ سونے کے کشتہ، کستوری، عنبر، یوہمبین وغیرہ بیش بہا اجزا کا بہترین مرکب ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف تین روپے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

لاہور ۲۴ نومبر - اس وقت تک کی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے - کہ پنجاب کی آئندہ اسمبلی کی ایک سو پچہتر نشستوں میں سے ایک سو گیارہ نشستوں میں اتحاد پارٹی کے امیدوار کھڑے ہیں - ان میں سے ۸۸ نشستیں اسلامی ہیں اور ۲۳ غیر اسلامی اتحاد پارٹی کی سعی سے ۶۳ حلقوں میں فیصلہ ہوچکا ہے - کہ وہاں صرف ایک نمائندہ کھڑا ہو -

لاہور ۲۴ نومبر - آج تین بجے بعد دوپہر سینیٹ ہال کے قریب مسٹر جی ڈی سوندھی وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کی کوٹھی میں سنسنی پھیل گئی - جبکہ کوٹھی کے صحن میں مسٹر سوندھی کی کار سے آگ کے شعلے نکلتے دکھائی دیئے - آگ کو بجھا دیا گیا - تاہم کار نصف سے زیادہ جل گئی - پولیس کے اعلیٰ حکام فوراً موقع پر پہنچ گئے - انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس بھی آ گئے - دو انقلابی پوسٹر کار کے قریب پڑے تھے آج کی واردات سمیت اس وقت تک کاریں جلانے کی اکیس وارداتیں ہو چکی ہیں۔

پٹنہ ۲۴ نومبر - آج پٹنہ یونیورسٹی سینیٹ کے سالانہ اجلاس میں یہ قرارداد منظور ہوگئی - کہ امتحان میٹرکولیشن کے لئے ذریعہ تعلیم ورنیکلر زبان ہوگی اس قرارداد پر عمل درآمد ۱۹۴۲ء میں ہوگا

لاہور ۲۴ نومبر - سینیئر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے اطلاع شائع کی ہے کہ سابقہ اطلاع کو منسوخ کر کے اب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب دو ہزار روپیہ کا انعام اس شخص یا اشخاص کی گرفتاری کے لئے یا ایسی اطلاع کے لئے جو ان کی گرفتاری کا باعث ہو دیں گے - جو لاہور اور راولپنڈی میں موٹر کاروں کو آگ لگانے کی وارداتوں کے ذمہ دار ہیں -

راولپنڈی ۲۴ نومبر - اگرچہ سکھوں اور مسلمانوں کے جلوسوں کے راستوں کی تبدیلی کے متعلق ہر دو اقوام کے سمجھوتہ پر ضلع راولپنڈی کے حکام پر امید ہو گئے تھے - لیکن مصالحتی بورڈ کے کل کے اجلاس میں ایک ایسی رکاوٹ پیدا ہوگئی جس سے تمام گفت و شنید کا خاتمہ ہوگیا دونوں اقوام کے نمائندے اس امر پر متفق ہوگئے تھے - کہ جلوسوں کے راستے تبدیل کر دئے جائیں - لیکن جامع مسجد کے علاوہ دیگر مساجد کے سامنے جو سکھوں کے جلوس کی راہ میں واقع ہوتی ہیں - باجہ بند کرنے کے سوال پر الجھن پیدا ہوگئی سکھ مساجد کے آگے باجہ بجانے پر مصر ہیں

لنڈن ۲۴ نومبر - بروک لینڈ کے فضائی سکول کے اس شیڈ میں جہاں جہاز رکھے جاتے تھے - آگ لگ جانے سے ۸ ہوائی جہاز بالکل تباہ ہوگئے - آگ کے شعلے میلوں سے دکھائی دیتے تھے بہت جدوجہد کے بعد ۳ ہوائی جہاز اور ملحقہ شیڈ آگ کی زد سے بچا لئے گئے

میڈرڈ ۲۴ نومبر - رائٹر کا نامہ نگار خصوصی باغی فوج کے کیمپ سے اطلاع دیتا ہے کہ اتوار کے دن صبح سے شام تک حملہ آور فوج کی پیش قدمی میڈرڈ کی طرف جاری رہی - پیش قدمی نہایت سست رفتاری سے ہو رہی ہے - ایک ایک مکان پر جنگ کے بعد قبضہ کیا جاتا ہے۔

ہنڈے ۲۴ نومبر - برطانوی سفیر کو باغی قائد جنرل فرانکو کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ برطانوی جہاز ویلنشیا - ایلی کوٹ اور دوسری بندرگاہوں میں لنگر انداز ہو سکیں گے - بارسیلونا کے متعلق اس میں کوئی تذکرہ نہیں - برطانوی سفیر نے ایک بار پھر جنرل مذکور سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملہ کے متعلق کوئی واضح جواب دے -

میڈرڈ ۲۴ نومبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ چند آبدوز کشتیوں نے جو غیر ملکی معلوم ہوتی تھیں - بندرگاہ کارٹیجیا کے قریب سرکاری بحری جہاز پر حملہ کر دیا - جس سے جہاز کو نقصان پہنچا۔

الہ آباد ۲۴ نومبر - سر وزیر حسن سابق جج اودھ ہائی کورٹ کے فرزند مسٹر سجاد ظہیر بیرسٹر کو زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند (بغاوت) گرفتار کیا گیا - معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مٹھی گنج الہ آباد میں ایک تقریر کی تھی - جس کی بنا پر ان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے -

نئی دہلی ۲۴ نومبر - آج ایک طیارہ پوسا انسٹی ٹیوٹ کے میدان میں ٹکرا کر چور ہوگیا - ہواباز اور ایک مسافر بال بال بچ گئے - طیارہ جو دہلی سے پٹیالہ کے لئے روانہ ہوا تھا - ابھی چار میل کی مسافت بھی طے نہ کی تھی - کہ اس کا انجن خراب ہوگیا - اور طیارہ زمین سے ٹکرا گیا -

لنڈن ۲۴ نومبر - باغی طیاروں نے ۲۰ گھنٹے میں میڈرڈ پر ۱۰۰ ٹن بم برسائے روزنامہ "ٹائمز" کا نامہ نگار میڈرڈ سے اطلاع دیتا ہے - کہ شہر کے مرکزی حصہ میں کئی ایکڑ زمین شیشے کے ٹکڑوں سے بھری پڑی ہے - باشندگان شہر نے آخری جنگ میڈرڈ کی دیواروں تلے لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے - ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے - کہ شہر کے جلد فتح ہو جانے کی کوئی امید نہیں -

برلن ۲۴ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر اس امر کی کوشش میں ہے - کہ اٹلی کی طرح جرمنی میں بھی شہنشاہیت قائم ہو جائے - اور وہ مسولینی کی طرح بادشاہ کی آڑ میں ملک پر حکومت کرے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ وہ سابق قیصر ولیم کے رشتہ دار ارنسٹ جارج ڈیوک آف برنزوک کو جرمنی کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے -

پٹنہ ۲۴ نومبر - گذشتہ شب ضلع شاہ آباد کے قصبہ سہسرام میں ہندوؤں کے مذہبی جلوس کے سلسلہ میں فرقہ وار فساد ہوگیا - جس میں ایک آدمی ہلاک اور چند زخمی ہوئے - پولیس کی قوت میں اضافہ کر دیا گیا ہے - مگر اس کے باوجود اکا دکا حملوں کی وارداتیں ہوتی رہیں - اور آج صبح پھر گلیوں میں فساد ہوگیا جس میں مزید آدمی زخمی ہوئے -

اشبیلیہ ۲۴ نومبر - باغیوں نے اس بات کا اعلان کیا ہے - کہ انہوں نے حکومت کی فوجوں کے تمام حملوں کو رائیگاں کر دیا ہے - اور ویلنشیا سے خوراک سے بھری ہوئی ٹرین جو سرکاری فوجوں کے لئے میڈرڈ جا رہی تھی اسے تباہ کر دیا ہے -

پیرس ۲۴ نومبر - حکومت فرانس نے وزارت بحریہ کو ہدایت کر دی ہے کہ ہسپانوی سمندروں میں فرانسیسی جھنڈے کی حفاظت کے لئے جملہ تدابیر اختیار کی جائیں - فرانسیسی حکام کا خیال ہے - کہ چونکہ انہوں نے ابھی تک جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم نہیں - اس لئے وہ بارسیلونا میں داخلہ کے متعلق باغیوں کی پابندیوں کی پرواہ نہ کریں گے - کیونکہ بحری قانون کے مطابق غیر جانبدار حکومتوں پر اس قسم کی پابندی کا اطلاق نہیں ہو سکتا

امرتسر ۲۴ نومبر - گندم ماگھ ۲ روپے ۱۳ آنے ۲ دمڑی - گندم چیت ۲ روپے ۱۴ آنے ۳ دمڑی گندم ہاڑ ۲ روپے ۱۳ آنے ۴ دمڑی - نخود ماگھ ۲ روپے ۲ آنے ۶ دمڑی سونا ۳۰ روپے ۱۵ آنے - چاندی ۵۲ روپے ۱۴ آنے

لنڈن ۲۴ نومبر - سابق رکن کابینہ فرانس نے برلن اور روما کے سفر سے واپس آ کر بیان کیا - کہ ہم یورپین سلطنتوں کے تصادم کے شدید خطرہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں - اگرچہ ہمارا اور انگلستان کا اتحاد ہماری خارجی پالیسی کی اساس ہے - مگر تزئید اسلحہ کے متعلق انگلستان کی سست رفتاری ہماری حفاظت کی ضامن نہیں ہوسکتی -

بیت المقدس ۲۴ نومبر - عربی اخبارات رقمطراز ہیں - کہ اعراب فلسطین کا لیڈر برطانوی فوج سے زبردست تصادم کے بعد اپنے ہمراہیوں کے ساتھ نہر اردن کو عبور کر کے فلسطین سے چلا گیا ہے - برطانوی فوج نے اسے گرفتار کرنے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کیں - مگر وہ راتوں رات شرق اردن کی طرف نکل گیا

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی

ذکرِ حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۲- ارزل مخلوق سے وفاداری کا سبق لو

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا پہلی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ ایک مسلمان پر کچھ مصیبت کے دن آئے۔ بھوک لگی۔ تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس کو چار روٹیاں دیں۔ جب وہ روٹیاں لے کر نکلا۔ تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شاید ان روٹیوں میں کتے کا بھی کچھ حصہ ہو۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینک دی۔ اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کھا کر پھر اس کے پیچھے چل پڑا۔ تب اس نے سوچا کہ شاید اس کتے کا یہ خیال ہے۔ کہ میں جو اس گھر کا رہنے والا ہوں۔ میرا حصہ ان روٹیوں میں نصف ہے۔ اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دیدی۔ مگر کتا دوسری روٹی کھا کر بھی پھر اس کے پیچھے ہو لیا۔ تب اس مرد مسلمان کو خیال گذرا۔ کہ شاید اس میں کتے کے تین حصے ہوں۔ اور میرا صرف چوتھا ہی حصہ ہو۔ اس خیال سے اس نے ایک اور روٹی کتے کے آگے ڈال دی۔ مگر جب کتا تیسری روٹی بھی کھا کر بدستور اس کے پیچھے ہو لیا تب اس مرد مسلمان کو کتے پر بہت غصہ آیا۔ اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ تو بڑا بدذات کتا ہے۔ میں مانگ کر چار روٹیاں لایا تھا۔ ان میں سے تین کھا کر بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ نے اس وقت بولنے کے لئے اس کتے کو زبان دیدی۔ تب کتے نے جواب دیا۔ میں بدذات نہیں ہوں۔ کیونکہ میں کتنے ہی فاقے اٹھاؤں۔ مگر اپنے مالک کے سوا دوسرے کے گھر پر نہیں جاتا۔ بدذات تو تو ہے۔ جو دو فاقے ہی اٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سنکر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہوا۔

(مفتی محمد صادق۔ ۲۵ نومبر ۱۹۳۶ء)

Digitized by Khilafat Library

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

اور

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے حسب ذیل تین مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔

ا۔ جنگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک اور اس بارہ میں آپ کا مقدس اسوہ حسنہ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں (۳) آنحضرت صلے اللہ کی زمانہ مستقبل کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں ؛

احباب کرام کو چاہیئے کہ ان مضامین پر لیکچر دینے کیلئے تیاری کریں اور اسکے لئے آج ہی الفضل کا خاتم النبیین نمبر زیادہ تعداد میں منگانیکے لئے مینجر الفضل کو لکھدیں ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء کو یاد رکھیئے

اگر آپ نے اپنا وعدہ چندہ تحریک جدید سال دوم سو فیصدی ابھی تک پورا نہیں کیا۔ تو آپ یہ اعلان پڑھتے ہی منی آرڈر یا بیمہ کر دیں۔ تا آپ کا وہ عہد جو آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بخوشی پیش کیا تھا۔ وہ پورا ہو جائے مگر یہ یاد رہے کہ یکم دسمبر ۳۶ء اس چندہ کی ادائیگی کی آخری تاریخ ہے۔ آپ کو اجازت ہے۔ کہ یکم دسمبر ۳۶ء کو اپنے مقامی ڈاکخانہ میں منی آرڈر کر دیں۔ جس منی آرڈر پر آپ کے مقامی ڈاکخانہ کی مہر یکم دسمبر ۳۶ء ہو گی۔ اسے میعاد کے اندر ادائیگی سمجھا جائے گا۔ پس آپ یکم دسمبر ۳۶ء سے پہلے یا آخر کار یکم دسمبر ۳۶ء کو منی آرڈر کر دیں ؛

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

نیروبی وائرلیس سٹیشن سے محامد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا براڈ کاسٹ

ملک احمد حسین صاحب نیروبی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نیروبی ایسٹ افریقہ نے ۲۹ نومبر یعنی آئندہ یوم النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح زندگی براڈ کاسٹ کرنیکا انتظام کیا ہے۔ تقریر کا وقت سات بجے شام Greenwich mean ہو گا ؛ جن دوستوں کے پاس ریڈیو سٹ موجود ہوں وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے غیر مسلم دوستوں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مختصر حالات پہنچا سکتے ہیں۔ تقریر انگریزی میں ہو گی۔ اور امید ہے۔ کہ ایک حصہ اردو کا بھی ہو گا۔

صاحب اثر و رسوخ احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ کوشش فرما کر بڑے بڑے انگریزی اخباروں میں نیروبی کا یہ پروگرام شائع کرا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا کہ سامعین کا حلقہ وسیع ہو سکے

(خاکسار عبد السلام بھٹی۔ قادیان)

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی واپسی

معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل جاوا سے قادیان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں اور ۲۸ نومبر کو انشاء اللہ کلکتہ پہونچینگے۔ غالباً ۳ دسمبر تک قادیان تشریف لے آئینگے احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں بخیر و عافیت دارالامان پہنچا دے۔

منیر ہاکی ٹورنامنٹ

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے عید کے روز ایک ٹورنامنٹ کا ارادہ کیا ہے۔ جس میں ہر شامل ہونے والی ٹیم کے لئے داخلہ تین روپیہ ہو گا۔ اور ایک ہی ادارہ کی طرف سے ایک سے زیادہ ٹیم آنے کی صورت میں دو روپیہ ہر دوسری ٹیم کے لئے۔ اعلےٰ کھلاڑیوں کے لئے میڈلز اور جیتنے والی ٹیم کے لئے شیلڈ صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنی طرف سے پیش کئے ہیں۔

ٹورنامنٹ کا انتظام کرنے کے لئے ہر شامل ہونے والی ٹیم اپنا اپنا نمائندہ منتخب کر کے اپنے چندہ کے ساتھ ۷ دسمبر تک خاکسار کے پاس بھیجکر ممنون فرمائیں۔ مفصل پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا ؛

(سیکرٹری ٹورنامنٹ :۔ قمر الدین ٹیچر ہائی سکول قادیان)

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ر رمضان ۱۳۵۵ھ

ہندوستانی ریلوں کی ترقی کا مسئلہ ان کا حال اور مستقبل

کسی ملک کی اقتصادی اور علی قدر مراتب سیاسی ترقی کا انحصار بہت حد تک اس کے اعلیٰ اور ارزاں ریلوے سسٹم پر منحصر ہے۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کے حال کے اجلاس میں جو نئی دہلی میں ریلوں سے متعلقہ امور پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ تقریر کرتے ہوئے بالکل بجا فرمایا۔ کہ اس وقت ہم ہندوستان کی سیاسی تاریخ کے ایسے دور میں سے گذر رہے ہیں جبکہ جدید آئین کو کامیاب بنانے میں ریلوں کا بہت بڑا حصہ ہوگا۔

ریلوں کی ترقی اور اس کی مضبوط و مستحکم مالی پوزیشن جہاں سیاسی لحاظ سے فیڈریشن اور صوبائی حکومتوں کے لئے فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ وہاں اقتصادی لحاظ سے بھی ہندوستان کو بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اس وقت تک ریلوں سے ہندوستان کو جو فائدہ پہونچا ہے۔ اور جو آئندہ پہونچیگا۔ اس کا اندازہ لگانا آسان کام نہیں۔ ریلوں سے ہندوستان کو لاانتہا فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ اور گذشتہ اسی سال کے عرصہ میں جس سرعت کے ساتھ تمام ملک میں ریلوں کا جال بچھ گیا ہے۔ اس سے ہر شخص آگاہ ہے لیکن سب سے زیادہ اہم وہ زرعی صنعتی اور تجارتی فوائد ہیں۔ جو ملک کی اقتصادی حالت کو سدھارنے اور اسے مضبوط کرنے کا موجب ہوئے ہیں قحط کے ناقابل بیان مصائب و شدائد میں جو بعض اوقات ہزاروں لاکھوں انسانوں کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے تھے بہت بڑی کمی بلکہ موجودہ وقت میں ان کا کامل خاتمہ انہی ریلوں کا رہین منت ہے۔ جن کے باعث قحط زدہ علاقوں یا ایسے علاقوں میں جہاں پیداوار کے ضائع ہو جانے یا بارشوں کے نہ ہونے سے خوراک اور چارہ کا فقدان ہونے پر سامان خورونوش اس سرعت کے ساتھ پہنچا دیا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے رہنے والے قوت لایموت حاصل کر سکتے ہیں

اسی طرح ریلوں نے ملک کی اندرونی اور بیرونی تجارت کو جو فروغ دیا ہے۔ اور اس سے اہل ملک جس رنگ میں مستفید ہو رہے ہیں۔ وہ بھی کوئی کم اہمیت نہیں رکھتا۔ غرض ریلوے سسٹم ہندوستان کے لئے بے حد برکات و فوائد کا موجب ہے اور ہوگا۔ لیکن اس وقت مدبرین و سیاسیین ملک کے لئے جو بات تشویش کا باعث بن رہی ہے۔ وہ ریلوے کا خسارہ ہے۔ جو گذشتہ چند سالوں سے چلا آرہا ہے۔ ریلوں کے آغاز کے بعد پہلے چالیس سالوں میں ریلوے کو خسارہ رہا۔ لیکن اس کے بعد کے تیس سالوں میں ان کی مالی حالت سدھر گئی۔ یہاں تک کہ ریلوے مالیات نے اپنے مصارف پورے کرنے کے علاوہ عام مالیات کو بھی بہت بڑی مدد دی مگر اب چند سال سے جو خسارہ چلا آرہا ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ وہ اقتصادی کساد بازاری ہے۔ جس سے دنیا کے تقریباً تمام ممالک متاثر ہیں۔ ان حالات میں ہز ایکسی لینسی وائسرائے نے اپنی تقریر میں ریلوں کے ارباب اختیار کی اس ضمن میں مساعی کی تعریف کرتے ہوئے صحیح طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ مزید کفایت شعاری کی کوشش جاری رکھیں۔ اور اس مقصد کے حصول کی کوشش کریں۔ کہ جہاں تک اور جس قدر جلد ممکن ہو۔ ریلوں کو اس حیثیت پر لایا جائے۔ جس پر وہ اقتصادی ارباب کے اس دور سے پہلے تھیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انتظامات اور کاروبار پر اثر ڈالے بغیر جو کفایت شعاری کی جائے۔ وہ ریلوے کے مالیات پر اچھے رنگ میں منعکس ہو سکتی ہے۔ ریلوے کے مالیات پر غور کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند نے ریلوے کے ماہرین کی ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے۔ جس کے صدر سر رلیف ویجوڈ چیف مینیجر لنڈن اینڈ نارتھ ولیسٹرن ریلوے ہیں۔ یہ کمیٹی ریلوں کو سابقہ حیثیت پر لانے اور رسل و رسائل کے انتظامات میں مزید استحکام پیدا کرنے کے لئے ضروری سفارشات کرے گی۔

ہز ایکسی لینسی وائسرائے نے ریلوے کے ارباب حل و عقد کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرائی ہے۔ کہ ریلوے منتظمین کو پبلک کی خواہشات معلوم کر کے انکو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے تیسرے درجہ کے مسافروں کو سہولت بہم پہونچانے کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر اظہار مسرت کیا ہے کہ اس درجہ کے ڈبوں کی وضع قطع میں اصلاح کا معقول انتظام کیا جا رہا ہے

انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن میں آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے اپنی تقریر میں جو سر گنتھری رسل چیف کمشنر فار ریلویز نے پڑھکر سنائی۔ جن مدبرانہ خیالات کا اظہار فرمایا۔ انہیں ریلوے سٹاف اور ریلوے ملازمین کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ریلوے ملازمین کو پبلک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے اور ہر رنگ میں ان کی سہولت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طریق سے ریلوے کے سفر کو لوگوں میں زیادہ سے زیادہ ہر دلعزیز بنایا جا سکتا ہے۔ آپ نے تیسرے درجہ کے مسافروں کو سہولتیں بہم پہونچانے اور ریلوے ٹائم ٹیبل بناتے وقت عامۃ الناس کی سہولت کا خیال رکھنے۔ اور اس بارے میں مقامی سول حکام کا مشورہ حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بلاشبہ یہ تمام امور ایسے ہیں۔ کہ عمل میں لانے سے جہاں ریلوں کو عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور آرام دہ بنایا جا سکتا ہے۔ وہاں خود ریلوے کو بہت سا مالی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

مہاشہ کرشن کا دعویٰ اور عمل

"پرتاپ" کے مہاشہ کرشن کے خلاف لاہور کے ہندو مسلمان اخبار نویسوں نے جب یہ قرارداد پاس کی۔ کہ چونکہ انکا طریق عمل اخبار نویسوں کے ساتھ اچھا نہیں۔ اس لئے ہم ان کا اسمبلی کے لئے کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے۔ تو جہاں مہاشہ جی نے یہ اعلان کیا۔ کہ ان کیلئے انتخاب سے پیچھے ہٹنے کا کوئی امکان نہیں ہے یعنی وہ ضرور انتخاب کا معرکہ سر کرینگے وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ "مسلم معاصرین نے میری مخالفت کر کے ثابت کر دیا۔ کہ انہیں میرا اسمبلی میں جانا پسند نہیں۔ اس سے بڑھکر سند مجھے کیا مل سکتی ہے۔ اس سے بڑھکر میری موزونیت کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے" "مسلم معاصرین کی مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ میرے ہاتھ میں قوم و ملک کا مفاد محفوظ ہے" لیکن دراصل یہ سب کہنے کی باتیں تھیں چنانچہ پنجاب اسمبلی کیلئے نامزدگی کے کاغذات داخل کرنیکے دن مہاشہ جی کا کہیں ڈھونڈے سے پتہ نہ ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان

اپنی وفات کے زمانہ کے متعلق حضور کے الہامات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے من جملہ دیگر دلائل کے ایک دلیل یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولا یظہر علی غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول یعنی وہ غیب پر کثرت سے اطلاع نہیں دیتا۔ مگر اپنے رسولوں کو۔ گویا جس انسان کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے امورِ غیبیہ پر اطلاع دے۔ اور اس کی وحی مصفّٰا اور ہر قسم کی کدورت سے پاک ہو۔ اور پُرحکمت و پوری شوکت کے ساتھ اس شخص کو سنائی دے۔ اور عظیم الشان امور پر اسے قبل از وقت آگاہ کیا جائے۔ وہ خدا تعالیٰ کا مامور ہوتا ہے۔

اس اصل کے مطابق اگر ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو دیکھیں۔ تو آپ کی سچائی روزِ روشن کی طرح نظر آتی ہے۔ کیونکہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے نہایت کثرت اور تواتر کے ساتھ غیب کی خبریں ظاہر فرمائیں۔ میں ان اخبارِ غیبیہ میں سے صرف ان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی وفات کے متعلق نازل ہوئیں۔

انبیاء ہر حالت میں دُنیا کے لئے بطور نشان ہوتے ہیں۔ ان کا زندہ رہنا ان کا وفات پانا۔ ان کا کھانا۔ ان کا پینا۔ غرض کہ ان کی ہر حرکت و سکون خدا تعالیٰ کی ہستی۔ اس کی شوکت اور جلال ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات بھی اسی سنتِ انبیاء کے مطابق ایک نشان کے طور پر ہوئی۔ اس لئے کہ آپ نے بھی اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنے وفات پانے سے قبل دُنیا کو اس بات کی اطلاع دی تھی۔ کہ اب میں عنقریب اپنے مالکِ حقیقی کے دربار میں حاضر ہونے والا ہوں۔ چنانچہ اسی بناء پر حضور نے ۱۹۰۵ء میں رسالہ الوصیت شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے اپنی جماعت کو اس امر کے اطلاع دی کہ میرا اپنے پیدا کرنے اور مامور کرنے والے کی طرف جانا جلد ہی مقدر ہو چکا ہے۔ اس لئے میں اپنی وصیت شائع کرتا ہوں۔

جن الہامات اور کشوف کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات ظاہر فرمائی۔ وہ اس رسالہ کی اشاعت سے قبل حضور پر نازل ہو رہے تھے۔ مثلاً دسمبر ۱۹۰۴ء میں الہام ہوا۔ کہ "خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود" یعنی خوش ہو۔ کہ تیرا انجام بخیر ہوگا۔ اس الہام میں یہ اشارہ پایا جاتا تھا کہ اب دُنیوی زندگی کا انجام نزدیک ہے۔

اس کے بعد ۱۹ - مارچ ۱۹۰۵ء کو الہام ہوتا ہے "ان المنایا لا تطیش سہامہا" کہ موت کے تیر خطا نہیں جایا کرتے۔ اسی طرح انہی ایام میں حضور نے کشف میں دیکھا۔ گویا ایک کوری ٹنڈ میں کچھ مصفّٰے اور مقطر پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ اس میں باقی رہ گیا ہے۔ لیکن بہت ہی مصفّٰی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ "آبِ زندگی" اس کشف میں صاف طور پر حضور کو وفات کے متعلق خبر دی گئی تھی۔ کہ دو تین سال ہی آپ کی زندگی باقی ہے۔ اس کے بعد وفات ہوگی۔ چنانچہ اس سے پورے اڑھائی سال بعد حضور نے وفات پائی۔

پھر ۳۰ - اگست ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کی وفات کی خبر بھی اس آیت کے ذریعہ دی گئی۔ کہ اب اسلام اپنا جمالی رنگ بلحاظ دلائل و براہین کامل طور پر دکھا چکا ہے۔ اور وہ کام جو ہم نے آپ کے سپرد کیا تھا۔ وہ بر سرِ اختتام ہے۔

پھر ۸ - ستمبر ۱۹۰۵ء کو الہام ہوتا ہے "کفن میں لپیٹا گیا" اس میں بھی وفات کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد اکتوبر میں مندرجہ ذیل الہامات ہوئے "آبِ زندگی" جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ "قل میعاد ربّک" تیرے رب کی مقرر کردہ میعاد تھوڑی ہی رہ گئی ہے بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے تمہارا حادثہ ہوگا" گویا وہ وفات کا مقررہ دن جس دن کہ تمام دوستوں پر اس حادثہ وفات کی وجہ سے اداسی چھا جائے گی۔ بہت قریب ہے۔

پھر نومبر ۱۹۰۵ء کو الہام ہوتا ہے، اما نرینک بعض الذی نعدک او نتوفینک تموت وانا راضٍ منک کہ جو وعدے ہم نے تیرے ساتھ کئے ہیں۔ وہ بعض تو اپنی زندگی میں بچشم خود دیکھ لے گا۔ یعنی دیکھ لئے ہیں۔ اور جو باقی ہیں۔ اور جن وعدوں پر تیری وفات قریب ہونے کی وجہ سے تجھے کوئی بے قراری ہو سکتی ہے۔ وہ ہم تیری زندگی کے بعد ضرور پورے کریں گے۔ اور تو خوش ہو۔ کہ تو اس حالت میں وفات پانے والا ہے کہ میں تجھ سے بکلی راضی ہوں گا۔ اسی طرح اپریل ۱۹۰۵ء کو یہ الہام ہوا۔ کہ "موت دروازے پر کھڑی ہے"

پھر فروری ۱۹۰۵ء میں الہام ہوا "دردناک دکھ اور دردناک واقعہ" یعنی ہونے والا ہے۔ اس کے بعد ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو پھر دوبارہ الہام ہوتا ہے اما نرینک بعض الذی نعدک او نتوفینک۔ پھر ۱۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوتا ہے "علم الدرمان ۲۲۳" علم عربی لفظ ہے جس کے معنے جاننے کے ہیں۔ اور درمان ایک فارسی لفظ ہے جس کے معنے علاج کے ہیں۔ گویا اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ علاج کا علم ۲۲۳ - دن کے بعد ہو جائے گا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ ۱۵ - اکتوبر سے دو سو تئیسواں دن کونسا ہے۔ سو حساب کے رُو سے وہ دن ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء بنتا ہے۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق "اگر نزید عمرک" والا ایک سال بھی ملالیں۔ تو ۱۵ - اکتوبر سے پورے ایک سال اور ۲۲۳ - دن بعد حضور کی وفات کا واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

اس الہام کے ایک دن بعد پھر دوبارہ الہام ہوتا ہے۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ پھر ۲ - فروری ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا "افسوسناک خبر آئی۔ اور انتقال ذہن لاہور کی طرف گیا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ لاہور میں حضور کی وفات ہوئی۔ اور وہاں سے افسوسناک خبر قادیان آئی۔

پھر اوائل مارچ میں الہام ہوا۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ۔ کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اور تیرا اپنی طرف رفع کرنے والا ہوں۔ پھر انت الذی طار الی روحہ۔ انجبتم ان تموتوا۔ "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں" غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ الہامات جو اکٹھے ہوئے۔ وہ یہ بتا رہے تھے۔ کہ آپ کی وفات جلد ہونے والی ہے۔ اور یہ کہ قادیان سے باہر ہوگی۔

پھر ۱۷ دسمبر ۱۹۰۷ء کو یہ الہام ہوئے۔ "ستجرام کہ وقت تو نزدیک رسید" "ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق" "اللہ خیر و ابقیٰ" "خوشیاں منائیں گے" "وقت رسید"

ان الہامات سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سب وفات کے متعلق ہیں اور ۲۷ - تاریخ سے اس کا خاص تعلق ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶ مئی کو وفات پائی اور ۲۷ کو قادیان میں دفن ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library

پھر الہام "خوشیاں منائیں گے" بھی مخالفین سلسلہ کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر خوش ہونے اور خوشیاں کرنے سے پورا ہوا۔

ان الہامات کے علاوہ اور بھی بعض ایسے الہامات موجود ہیں۔ جن میں وفات کی طرف اشارہ ہے۔ مثلاً نومبر ۱۹۰۷ء میں دو دفعہ الہام ہوتا ہے:۔

"موت قریب"

پھر اسی مہینہ میں الہام ہوتا ہے۔

"بلائے ناگہانی"

پھر دسمبر میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دیتا ہے۔ کہ دَخَلْتُمُ الْجَنَّةَ وَ مَا عَمِلْتُمْ مَا الْجَنَّةَ۔ اور ۲- جنوری کو اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُكَ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ آیت تیسری بار نازل ہوتی ہے۔ جس میں موت کی طرف اشارہ ہے۔

اس کے بعد ۷- مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا۔ "ماتم کدہ" اور پھر دیکھا کہ "جنازہ آتا ہے"

پھر ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا۔ ع

"مباش ایمن از بازیٔ روزگار"

چنانچہ اگلے مہینہ کی اسی تاریخ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد لاہور جانے پر الہام ہوتا ہے۔ ع

"مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار"[1]

"الرحیل۔ ثم الرحیل"۔ "موت قریب" "اِنَّ اللّٰهَ يَحْمِلُ كُلَّ حِمْلٍ" یعنی کوچ اور موت کا وقت بالکل قریب ہے۔ لیکن تو اپنے بعد اپنی جماعت کا فکر نہ کر۔ کیونکہ خدا تعالیٰ وہ تمام بوجھ خود اٹھائے گا۔ اور جماعت کے لوگوں کو بھی خطاب ہوا۔ کہ:۔

"ڈرو مت مومنو"

یہ وہ الہامات ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی وفات کی قبل از وقت خبر دی گئی۔ اور آپ نے اڑھائی سال قبل اپنی وصیت بھی شائع کر دی۔ جس میں صاف طور پر لکھ دیا۔ کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور عنقریب میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے بھی بار بار اس آنے والے واقعہ کی خبر دی۔ اور تاریخ۔ اور سال تک مقرر فرما دیا۔ چنانچہ "آبِ زندگی" والے الہام میں بتا دیا۔ کہ دو تین سال کے اندر اندر وفات ہوگی۔ اور ۲۲۳ دن والے رؤیا میں ۲۷- مئی مقرر کر کے بتا دیا۔ کہ وہ سال لیپ کا ہو گا۔ یعنی ۱۹۰۸ء۔

پس غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ کون ہے؟ جو یہ دعوے کرے۔ کہ میں فلاں وقت۔ فلاں تاریخ۔ اور فلاں سال وفات پاؤں گا۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو وحی اور الہام کے ذریعہ خبر دے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بین دلیل ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے مامور۔ اور کثرتِ مکالمات۔ اور مخاطبات سے اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک مشرف تھے۔ خاکسار محمد صدیق مولوی فاضل "جامعہ" از امرتسر

[1] اس الہام میں سنِ وفات بھی بتایا گیا ہے۔ یعنی ۱۳۲۶ھ۔

انتخابات اسمبلی کے متعلق ضروری اعلان

اسمبلی کے امیدواروں کی درخواستوں کا بہ ماہ حال تک نتیجہ بر آمد ہو جائیگا۔ کہ کون کونسی درخواست منظور ہوئی۔ اور کون کونسی مسترد۔ ہر ضلع کی مرکزی جماعت احمدیہ کے سکرٹری صاحبان سے توقع کیجاتی ہے کہ نتیجہ نکلنے کے معاً بعد وہ اپنے اپنے ضلع کے حلقہ وار امیدواروں کے نام دفتر ھذا میں بھیجکر ممنون فرمائیں گے۔ نیز اس حلقہ کے احمدی ووٹران کی تعداد سے بھی مطلع فرمائیں گے۔ جس کا پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ اور بعض احباب کی طرف سے ابھی جواب کی انتظار ہے۔

ناظم انتخابات اسمبلی قادیان

اہالیانِ کشمیر کے متعلق جماعت احمدیہ کی خدمات

کشمیر کے احمدیوں سے خطاب

حال میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے علاقہ کشمیر کے احمدیوں میں قربانی۔ اور ایثار۔ اور خدمتِ دین کی خاطر ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کی رُوح پیدا کرنے کے لئے دَورہ کیا۔ اور مختلف مقامات پر جلسے منعقد کرا کر تقریریں فرمائیں۔ انہی تقریروں میں سے ایک تقریر آپ نے بانڈی پور کے جلسہ میں فرمائی تھی۔ جو دُوسرے وقتی مضامین کی وجہ سے ابھی تک شائع نہیں کی جا سکی۔ اس میں چونکہ کشمیر سے تعلق رکھنے والے بعض خاص واقعات کا ذکر ہے۔ اور نہایت دل نشین پیرایہ میں کشمیر کے احمدیوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

اللہ تعالیٰ کا شکر

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ وُہ مجھ سے وادیٔ کشمیر میں کام لے رہا ہے۔ اور میں اس سٹیج پر جو جماعت احمدیہ کا تبلیغی سٹیج ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ آج سے چار سال قبل تحریکِ کشمیر کے دوران میں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا سٹیج کھڑا کرنے میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خدمت لی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کانفرنس کے کارکن ابھی تک اسے بھولے نہیں ہونگے۔

کانفرنس کا قیام

۱۹۳۲ء کے اکتوبر میں جبکہ کانفرنس کے قیام کے متعلق مشورے ہو رہے تھے۔ اور حکومت سے ڈرتے ڈرتے اس کے قیام کے متعلق اجازت طلب کی گئی تھی۔ حکومت نے اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب اس وقت بیمار پڑے تھے۔ اس انکار نے ان کی بیماری اور مایوسی کو اور بڑھا دیا مسٹر عبدالرحیم صاحب ایم۔ اے جو آجکل حکومت کے کارکن ہیں وُہ بھی پریشانی و حیرانی میں تھے۔ کہ کیا کیا جائے۔ اس وقت مسٹر جارڈین پولیٹیکل منسٹر اور مسٹر اجٹر سنگھ صوبہ کشمیر کے گورنر تھے۔ حکومت کے اس انکار کو دیکھ کر اس مایوسی کے عالم میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے ہدایت بھجوائی کہ جب تک کانفرنس کا قیام نہ ہوگا۔ ہمارا وُہ کام جو ہم نے کشمیر کے لئے شروع کر رکھا ہے۔ پورا نہ ہوگا۔ اس لئے کانفرنس کے قیام کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ اور اس مضمون کی چٹھی حضورؐ نے شیخ صاحب کو بھی لکھی۔ اور ان کو اس طرح تسلی دی۔ کہ:۔

میں نے اپنے کارکنوں میں سے ایک بہترین دل و دماغ کا آدمی آپ کی مدد کے لئے بھیجدیا ہے۔

غرض اس چٹھی میں حضور نے ان الفاظ سے مجھے شرف بخشا۔ اور مجھ پر اعتماد فرمایا اور شیخ صاحب سے کہا۔ کہ وُہ انشاء اللہ کانفرنس کے قیام میں آپ کی پوری پوری مدد کریگا۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ اس چٹھی کی نقل اب تک ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ غرضیکہ حکومت کے کارکنوں سے کانفرنس کے قیام کے بارہ میں میں نے دوبارہ سلسلہ جنبانی کی۔ اور اس ضمن میں جو عظیم الشان جلسہ پتھر مسجد میں منعقد کیا گیا۔ اس کی صدارت کی کرسی پر مجھے ہی بٹھایا گیا۔ اور عبدالرحیم صاحب ایم اے نے ایک دھواں دھار تقریر کی۔ انہیں واقعات کی تفصیل پورے طور پر یاد ہوگی۔ اور میری صدارتی تقریر اور اس ضمن میں میری کوشش بھی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیاب فرمایا۔ اور کانفرنس کا سٹیج کھڑا کیا گیا۔ تاکہ کشمیر کے تمام مسلمان بلا تفریق عقائد مذہبی باہمی مشورے اور تعاون سے اپنے مہمات کو سرانجام دے سکیں۔

Digitized by Khilafat Library

اسمبلی اور مجلس شوریٰ

اہم چیزیں دو ہی تھیں۔ حکومت میں اسمبلی کا قیام۔ تاکہ اس میں رائے عامہ کی نمائندگی اور مشورہ کے ساتھ قوانین بنائے جائیں۔ سو اس کے قیام میں بھی اللہ تعالےٰ نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو ضروری خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ دوسرا کام قوم میں ایک مجلس شوریٰ کا قیام تھا۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر میری مدد فرمائی۔ میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے کشمیری بھائیوں کی خدمت کا موقع دیا۔ میں نے یہ ذکر اس لئے نہیں کیا۔ کہ آپ پر احسان جتاؤں۔ بلکہ اس لئے کیا ہے۔ کہ میں اپنے تئیں اللہ تعالےٰ کے احسانوں کا بہت ہی زیر بار دیکھتا ہوں۔

قابل فخر عزت

پچاس سال کے قریب میری عمر پہونچ چکی ہے۔ جب میں بائیس برس کا تھا۔ اس وقت بھی مجھے ترکوں اور عربوں کے ساتھ جنگ عظیم میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اب تک بھی میری خدمات کی یاد میرے ترک و عرب دوستوں کے دلوں سے نہیں بھولی۔ گزشتہ دنوں حسین رؤف پاشا لاہور میں تشریف لائے تھے۔ انہیں عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ وہ ترکی میں وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے میری خدمات کا اعتراف پنجاب کے بعض معزز اشخاص کے سامنے کیا۔ جن میں روزنامہ "انقلاب" کے معزز ایڈیٹر جناب غلام رسول صاحب مہر بھی شامل تھے۔ اگرچہ مجھے اس وقت ایک حکومت کی فوجوں اور ان کے انتظامات میں تزک و احتشام کے ساتھ رہتے ہوئے خدمات بجا لانے کا موقعہ ملا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ ساری عزتیں اس عزت کے مقابلہ میں ایسیچ ہیں۔ جو مجھے کشمیر کی ایک غریب نہایت ہی خستہ حال قوم کی خدمت کرنے میں حاصل ہو رہی ہے۔ اور میرے دلی جذبات تشکر و امتنان کا اندازہ وہی خدا کر سکتا ہے۔ جو دلوں کا رازدان ہے۔

کشمیری احباب کی شکایت کا ازالہ

جماعت احمدیہ کے کشمیری احباب گزشتہ سالوں میں ہمیشہ شاکی رہے ہیں کہ زین العابدین جب آتا ہے۔ دوسرے لوگوں کی سیاسی انجمنوں کے حل میں مصروف رہتا ہے۔ اور ہماری خبر نہیں لیتا۔ میں خود کیا ہوں۔ میری نقل و حرکت اور میرے سارے کام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اشارہ سے وابستہ ہیں۔ اور آپ ہی کی توجہات اور دعائیں کام کر رہی ہیں۔ اور میں اللہ تعالےٰ کا پھر شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ آج احمدی احباب کی شکایتیں دور ہو رہی ہیں کیونکہ اب میں اس ملک کے طول و عرض میں ان کی خدمت کر رہا ہوں۔ اور ان کے تبلیغی سٹیج کو جو ان کے لئے مایۂ ناز ہے آراستہ ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اس وقت میرے سامنے جماعت احمدیہ کی باوردی کور کھڑی ہے۔ میں ان کے ہاتھوں میں لاٹھیاں دیکھتا ہوں۔ میں ان سے خاص طور پر مخاطب ہو کر کہتا ہوں۔ کہ یہ لاٹھیاں پھینک دیں۔ (اس پر کور کے سب افراد نے لاٹھیاں پھینک دیں) ہمارے کاموں کا سہارا یہ لاٹھیاں نہیں۔ جو کمزور ہیں اور جنہیں ایک انسان دن میں ہزاروں کی تعداد میں توڑ سکتا ہے۔ ان لاٹھیوں میں اگرچہ آواز ہوتی ہے۔ لیکن یہ نہایت ہی بودی ہیں۔ ہماری لاٹھی درحقیقت وہ الٰہی لاٹھی ہے۔ جس میں آواز نہیں لیکن جب پڑتی ہے۔ تو ظالموں کو خانماں برباد کر دیتی ہے۔ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ بے بسی و بے کسی کی حالت میں خدائے قدوس کا پیغام پہونچانے کے لئے اٹھتی ہیں۔ اور کامیاب ہوتی ہیں۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے۔ تو ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ ما تلک بیمینک یا موسیٰ۔ اے موسےٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں۔ ھی عصای اتوکّأ علیھا و اھش بھا علیٰ غنمی ولی فیھا مآرب اُخریٰ۔ یہ میری لاٹھی ہے۔ میں اس پر سہارا لیتا ہوں۔ اپنی بکریوں کو اس سے پتے جھاڑ کر کھلاتا ہوں۔ اور اس سے اپنی دیگر ضروریات بھی پوری کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں فرماتا ہے۔ القھا یا موسیٰ۔ اس لاٹھی کو پھینک دے اور دنیا کا جو ایک نہایت ہی کمزور سہارا ہے۔ اس سے دستبردار ہو جا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اس لاٹھی کو پھینک دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کے دست غیب نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ایک ایسی لاٹھی عطا کی۔ جو عظیم الشان اژدہا بن کر فرعون کے ساختہ پرداختہ اور اس کے سارے لاؤ لشکر کو نگل گئی۔ پس انبیاء کی جماعتیں ان زمینی لاٹھیوں پر بھروسہ نہیں رکھتیں۔

نوجوانان جماعت سے خطاب

پس اے جماعت احمدیہ کے نوجوانو! یہ مت خیال کرو۔ کہ تم اس لئے کھڑے کئے گئے ہو۔ کہ تم نے ان لاٹھیوں کے ساتھ دنیا میں کام کرنا ہے نہیں بلکہ صلح و سلامتی اور امن کے علمبردار ہو۔ تمہارا سٹیج محض اس لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ تا خدا تعالےٰ کی بے آواز لاٹھی کے ساتھ صلح و امن کے شہزادے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام چار دانگ عالم میں پہونچاؤ۔ تم اپنے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوہ کو قائم کرنے والے ہو۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ کس طرح بے کسی اور ناداری کی حالت میں آپ عرب کے بادیہ نشینوں کے درمیان اٹھے تیرہ سال تک آپ نے اپنی قوم کے ظلم برداشت کئے۔ اور وہ ایسے ظلم تھے۔ کہ ان کا ذکر آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ لیکن آپ نے قوم کے جور و ستم پر صبر کیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی صبر کی تلقین کی۔ اور اپنے دشمن کے مقابلہ پر لاٹھی نہیں اٹھائی۔ بلکہ یہاں تک برداشت کیا۔ کہ اپنے وطن سے بے وطن ہو گئے۔ اور جب بے وطنی میں بھی دشمن نے آپ کا پیچھا کیا۔ تو پھر دشمن کی تعدیوں کی روک تھام کے لئے اللہ تعالےٰ کے حکم سے مقابلہ کے لئے تلوار اٹھائی۔ مگر وہ تلوار بھی کیا تھی۔ اور تلوار اٹھانے والے بھی کتنے اور کس حیثیت کے تھے۔ چند ایک بوسیدہ اور کند تلواریں اور پھٹے پرانے کپڑوں میں بے سامان چند درویش کہ جن کا ذکر پڑھ کر آج بھی یورپ و امریکہ کے مدبرین حیرت سے انگشت بدنداں ہیں۔ کہ ان تلواروں اور چند نادار درویشوں کے لئے کس طرح ممکن تھا۔ کہ عرب کی جنگجو قوموں کو مغلوب کریں۔ اور قیصر و کسریٰ کے تختوں کو الٹ دیں۔ میں بھی کہتا ہوں۔ کہ یہ بالکل ناممکن تھا۔ درحقیقت ان کند تلواروں کے پیچھے خدا تعالےٰ کی تیز تلوار کام کر رہی تھی۔ اور اس کی بے آواز لاٹھی نے یہ خارق عادت معجزہ دنیا کو دکھلایا۔ قرآن مجید اس حقیقت کی یوں صراحت فرماتا ہے۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ یعنی تو نے تیر نہیں چلایا۔ بلکہ خدا نے چلایا تھا۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اگر ایک طرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے ٹوٹے پھوٹے سامان کو دیکھا جائے۔ اور دوسری طرف آپ کے مخالفین کی طاقتوں اور ان کے سامانوں پر نظر کی جائے۔ تو یہی رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ کہ ان کی کند تلواریں اور بوسیدہ تیر اس قابل نہ تھے۔ کہ دشمن کا مقابلہ کر سکتے۔ اس وقت بھی خدا تعالےٰ کی بے آواز لاٹھی ہی کام کر رہی تھی۔

تلوار سے اشاعت اسلام کرنیکا جھوٹا الزام

بعض نادان کہتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشاعت اسلام تلوار سے کی مگر سمجھدار لوگ اس حقیقت کو جان گئے ہیں۔ کہ آپ نے نہ دنیا کی خاطر اور نہ اشاعت اسلام کی خاطر تلوار اٹھائی۔ مسلمانوں کے پاس تلواریں ہی کہاں تھیں جنہیں

وہ اٹھاتے اور ان کے ہاتھوں میں شکست ہی کیا تھی۔ جس سے وہ انہیں چلاتے۔ وہ تو ملائکۃ اللہ کی فوجیں تھیں۔ جو کام کر رہی تھیں۔ آج جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں اعتراض کئے جا رہے ہیں۔ ان کے اصل ذمہ دار وہ مسلمان ہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سکھلایا ہوا سبق فراموش کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے اس تلوار کو جو دنیا میں سلامتی قائم کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ان کے ہاتھ میں دی تھی بے محل اور بے موقعہ استعمال کیا۔ وہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے گریبانوں میں مونہہ ڈال کر دیکھیں تو اپنے تئیں اس مقدس وجود کی طرف منسوب کرتے ہوئے انہیں شرم آنی چاہیئے ان کو اس ذات مقدس سے کیا نسبت جس کے پاکیزہ اخلاق کو ساری دنیا آج تک یاد کرتی ہے۔

مسلمان کہلانے والوں کی حالت

نجران کے عیسائی اپنا ایک وفد حضورؐ سے مذہبی تبادلۂ خیالات کے لئے بھیجتے ہیں۔ حضور مسجد میں انہیں شرف باریابی بخشتے ہیں۔ اور مسجد میں ہی اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کے متعلق تبادلۂ خیالات ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دورانِ گفتگو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفد کے بعض ممبروں کے چہرہ پر پریشانی اور اضطراب کے آثار محسوس کرتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں کہ کیا بات ہے۔ زعیم وفد آپ سے عرض کرتا ہے۔ کہ ہماری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اور ہم نماز ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اب یہ فکر ہے کہ کہاں ادا کی جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ مسجد خدا کا گھر ہے۔ اس میں ایک طرف آپ اپنے طریق پر عبادت کر لیں۔ ایک نمونہ یہ ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے۔ اور ایک وہ نمونہ ہے جو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کلمہ گو مسلمان دوسرے کلمہ گو مسلمانوں کو دھکے دے کر مسجد سے باہر نکال دیتے ہیں اور رواداری کا یہ حال ہے۔ کہ ایک فریق کو جو اسلام پر پوری طرح عامل ہے۔ اپنے مذہبی جلسہ کے قیام پر گالی گلوچ دی جاتی۔ اور اینٹوں اور پتھروں کے ساتھ نیز وحشت و درندگی سے ان کے جلسہ کو روکا جاتا ہے۔ اور ان کے سٹیج کو گرانے کے لئے ہر بداخلاقی کو جائز بلکہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے اخلاق بھی ان مسلمان کہلانے والوں سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔ یہی ہمارے مبلغ ہیں سات سمندر پار جا کر جب عیسائیوں سے کہتے ہیں۔ کہ تمہارا خدا مر گیا۔ جو سری نگر کشمیر میں مدفون ہے۔ اور تمہاری صلیب کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق توڑنے کے لئے ہم آئے ہیں۔ تو وہ خندہ پیشانی سے سنتے اور برداشت کرتے ہیں؛

اسی طرح اس ملک میں مجھے اس بات کا تجربہ ہوا ہے۔ کہ پنڈتوں کے اخلاق بھی اچھے ہیں۔ ان میں شرافت ہے۔ نرمی ہے اور احسان مندی کا جذبہ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ اسی مجلس میں وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے مجھ سے آج صبح پنڈت صاحبان کے بعض اچھے اخلاق کا ذکر کیا۔ اور اپنی قوم کا رونا رویا۔ اور آج میں بھی اس قوم کا رونا روتا ہوں۔ اور اگر آپ بھی ان نظائر کو اپنی آنکھوں کے سامنے لائیں۔ تو یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس نام اور مقدس کام کی خاطر آپ کے بھی آنسو نکل آئیں اور وہ کونسا مسلمان ہے۔ جس کی آنکھیں ان نظاروں کو دیکھ کر نیچے نہ جھک جائیں جن کا نظارہ آج یہ مسلمان کہلانے والے کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کی تباہ حالی

آج مسلمانوں کی بدحالی کا حال یہ ہے کہ جیل خانے ہیں تو ان سے معمور۔ پاگل خانے ہیں تو ان سے بھرپور۔ کنچنیوں اور بدمعاشوں کے چکلے ان سے آباد۔ لاہور۔ امرتسر اور سری نگر کے بازاروں میں سے گزرو۔ تو مسلمان کہلانے والے آدم کی بیٹیاں علی الاعلان عصمت فروشی کرتی نظر آتی ہیں۔ اور ایک شریف ان بازاروں سے نہیں گزر سکتا۔ کونسی خوبی ہے۔ جو آج مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ یورپ دوزانو ہو کر مسلمانوں سے علم و معرفت حاصل کرتا تھا۔ اور ان کی شاگردی اس کے لئے باعثِ فخر تھی۔ مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ مسلمانوں میں نہ علم ہے نہ عرفان نہ اخلاق ہیں نہ اچھی عادات۔ نہ صنعت ہے نہ حرفت نہ زراعت ہے اور نہ کوئی اور ہنر۔ کچھ زمینیں ہیں۔ اور وہ بھی چھینی جا رہی ہیں۔ اور ہمارے دیکھتے دیکھتے مسلمانوں کی حکومتوں کے ٹکڑے کر کے ان سے چھین لی گئی ہیں۔ خدا کا غضب ہر جگہ ان پر بھڑکا ہوا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ وہ اپنی شرارتوں اور لعنتوں کو بڑھائیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی بدکرداریوں پر شرم محسوس کریں؛

دمشق کے ایک مشہور عالم سے گفتگو

۱۹۲۶ء میں جب مجھے تبلیغی مرکز قائم کرنے کے لئے دمشق بھیجا گیا۔ تو وہاں میں نے ایک رسالہ شائع کیا۔ جس کا نام الحقائق عن الاحمدیہ ہے اس کے آخر میں میں نے مسئلہ کفر و اسلام پر بھی روشنی ڈالی۔ اس رسالہ کو پڑھ کر دمشق کے ایک مشہور عالم جو جنگِ عظیم کے دوران میں مجھ سے واقف تھے۔ دمشق کے اس چوک میں ملے۔ جو جنیابۃ العابدین کے سامنے ہے۔ اور کہنے لگے کہ آپ نے اس رسالہ میں اور تو سب معقول اور اچھی باتیں لکھی ہیں۔ لیکن یہ آپ نے کفر کا فتوےٰ کیا لگا دیا ہے میں نے ان سے کہا۔ جن لوگوں کے کفر کا میں نے ذکر کیا ہے۔ انکی بداعتقادیوں اور بدایمانیوں کے نمونے آپ کو بھی معلوم ہیں۔ اور مجھے بھی یاد ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ اس ملک میں مسلمان نوجوان اپنے تئیں مسلمان کہلانے سے شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور یورپ کے ممالک میں مسلمان کا نام بطور گالی کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک ماں جب اپنے بچہ کا ہاتھ میلا دیکھتی ہے۔ تو کہتی ہے Get Away dirty muslim گندے مسلمان دور ہو جا۔ گویا مسلمان کا لفظ ان ملکوں میں بوجہ ان کرتوتوں کے اس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ جس طرح ہمارے ملک میں چوہڑے اور چمار کا لفظ۔ میں نے اس عالم سے کہا۔ آپ کو ان مسلمانوں کے متعلق کفر کا فکر پڑا ہے لیکن مجھے فکر ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ کے پاک و مقدس نام کی حفاظت کا۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ جب مسلمان کا نام دنیا میں عزت سے لیا جاتا تھا۔ اور مسلمان عالم کی آمد کا اگر بادشاہ ذکر سن پاتے۔ تو شہر سے میلوں باہر آ کر استقبال کرتے اور اس میں اپنی عزت سمجھتے۔ مگر آج وہی علماء ہیں کہ جنہیں ان کی اپنی ہی قوم ذلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ غلطی سے نہیں بلکہ بجا طور پر۔ اور دنیا میں جو ذلیل سے ذلیل القاب ہیں۔ ان کے ساتھ ہی انہیں ملقب کرتی ہے۔ کیا ہندوستان میں کیا عرب و فارس میں اور کیا ترکی میں کشمیر میں جو لقب انہیں دیئے گئے ہیں۔ مجھے ان کا علم نہیں لیکن پنجاب میں ان کا نام ملّانے۔ ملوانے گو گئے جمعرا تیئے گی رہویں۔ قل آعوذ یئے اور کھڑکنے ہے۔ یعنی کھڑے کانوں والے جس سے مراد گدھے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

ان القاب کا ٹھپہ ان کے ماتھوں پر بلاوجہ نہیں لگایا گیا۔ بلکہ ہمارے آقا نامدار حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایک بین شہادت ہے جو ہر جگہ دی جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا۔ کہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ۔ اسلام سے بجز اس کے نام کے کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ قرآن سے بجز تحریر کے کچھ باقی نہیں رہے گا۔ یعنی لوگ اسے پڑھیں گے لیکن اس کے معارف و حقائق سے ناواقف ہونگے مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ ان کی مسجدیں خوبصورت و عالی شان ہونگی

لیکن وہ ہدایت سے ویران ہوں گی۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء اور ان کے علماء آسمان کے نیچے تمام مخلوقات سے بدتر ہونگے۔ سو آج ہم نے اپنی آنکھوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ لیا۔

مولویوں کی کمینہ حرکات کی ایک مثال

۱۹۳۲ء میں مجھے ہندواڑہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت وہاں پنڈت رگھناتھ صاحب تحصیلدار تھے۔ جو مجھ سے خوش اخلاقی سے ملتے آتے اور ان کی خوش اخلاقی کے باعث ان کی یاد آج تک میرے دل میں تازہ ہے انہوں نے مجھ سے ایک بات کہی جس کی شرم ساری کو میں آج تک محسوس کرتا ہوں۔ وہ مجھ سے کہنے لگے۔ آپ حکومت کے کارکنوں کے نقائص کا علاج تو کر رہے ہیں ذرا یہاں کے مولویوں کی بھی خبر لیں ان کے اخلاق نہایت ہی گرے ہوئے ہیں۔ اور اس علاقہ میں جب سے میں آیا ہوں۔ مجھے اس قسم کے مقدمات کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے جن میں ایک عورت کا نکاح یہ مولوی تین تین چار چار بار پڑھتے ہیں۔ اور اس بے چاری کو نکاحوں کا تختہ مشق بنائے رکھتے ہیں۔ (اس پر بے ساختہ تمام حاضرین نے کہا کہ بے شک یہ درست ہے۔) میں پنڈت صاحب کی یہ بات سن کر دل میں شرمندہ ہوا۔ مگر کیا کہہ سکتا تھا۔ وہ حقیقت حال بیان کر رہے تھے

جماعت احمدیہ کے فرائض

پس اے جماعت احمدیہ کے نوجوانو میں اس موقع پر آپ کو ایک نصیحت کرتا ہوں۔ اسے نہ بھولئے۔ آج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس نام اور اسلام دونوں مسلمانوں کی بداعتقادیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے بدنام ہے۔ اور ان میں خال خال آپ کا وجود ہے۔ جو اس لئے حضرت امام الزمان مہدی دوران کے ہاتھ سے کھڑے کئے گئے ہو کہ آپ نے اسی تقدس کو دنیا میں قائم کرنا ہے جو مسلمانوں کے ہاتھ سے ضائع ہو چکا ہے۔ یہی اور صرف یہی آپ کا کام ہے آپ گالیاں سنیں اور برداشت کریں کیونکہ مخالفین کا سرمایہ حیات یہی کچھ ہے آپ ماریں کھائیں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو اسی راستہ پر چلایا جا رہا ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو گالی نہیں دی تھی۔ بلکہ گالیاں دینے والے مکہ کے کفار قریش تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر پتھر نہیں پھینکے تھے۔ بلکہ پتھر پھینکنے والے آپ کے مخالف اجڈ بدو تھے۔ پس آپ کے لئے آپ کی خوشی و راحت کا سامان اسی میں ہے۔ کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ پر کام کر رہے ہیں اور آپ کے دشمنوں کا وطیرہ ان لوگوں کا سا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے۔ آپ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کی جس لاٹھی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کی لاٹھیوں کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہی لاٹھی آج بھی کام کرے گی۔ آپ اپنی جد و جہد میں اس عظیم الشان مقصد کو نہ بھولیں جو آپ کے سامنے ہے اگر آپ بھی بھول گئے تو پھر اسلام کا کون محافظ ہوگا۔ یاد رکھیں کہ آپ کا ایک ہی مقصد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اسوہ اور اسلام کے نام کو دنیا میں قائم کرنا اور تمام قوموں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت میں داخل کرنا یہ بہت بڑا اور نہایت مشکل کام ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اور اپنے اعتماد کی بہت بڑی امانت آپ کے سپرد کی ہے اسے ضائع نہ کیجئے۔ اور یقین رکھیے کہ یہ کام ضرور ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہی کے ہاتھوں سے ہوگا۔

آگ کی بارش اور خون کے سیلاب میں اعلائے کلمۃ اللہ

میڈرڈ میں ایک احمدی مجاہد کی تبلیغ اسلام میں مصروفیت

ملک محمد شریف صاحب مبلغ احمدیت کی تبلیغی رپورٹ

چار خاندانوں میں تبلیغ احمدیت

ایک خاندان جس کے قریباً ۸ افراد ہیں۔ اس میں تبلیغ کرنے اور اسلامی عقائد کی فضیلت ثابت کرنے کے اکثر مواقع ملے۔ ایک نوجوان Lisandro Solar. اور اس کی بیوی Consuelo Lara. اور اس کی ماں نے اسلام کو ازحد پسند کیا۔ دوسرے خاندان کے قریباً چار آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا۔ اس خاندان کا ایک نوجوان Mr Pekk. اور اس کی والدہ سلسلہ سے محبت رکھتے ہیں۔ تیسرے خاندان کے قریباً دس آدمیوں کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ ان میں سے قابل ذکر ایک معمر سپینش عورت ہے جس کا نام Claridad ہے۔

چوتھے خاندان میں میری تبلیغی کوشش امید ہے۔ عنقریب نتیجہ خیز ثابت ہوگی۔ اس خاندان کے افراد نے احمدیت کی صداقت کا اقرار کر لیا ہے اور انہوں نے اپنے اسلامی نام محمود احمد اور محمودہ خاتون تجویز کر لئے ہیں۔ میں نے قرآن کریم سپینش زبان میں ان کو پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ عام مسائل سے بھی کافی واقفیت پیدا کر چکے ہیں نماز کا ترجمہ بھی ان کو سکھلا دیا ہے۔

ایک بیرسٹر احمدیت میں داخل ہوا

بعض اشخاص کو میں نے مبشر رویا کے ذریعہ تبلیغ کی۔ مگر میں ان کی شکلیں نہ پہچانتا تھا۔ اور اس وقت تک ان رویا کی حقیقت مجھ پر نہ کھل سکی جب تک ان لوگوں سے ملاقات کا وقت نہ آگیا۔ ۱۳ مئی کو میں نے دو مبشر رویا بعض اشخاص کے متعلق دیکھے تھے۔ کہ میں نے ان کو تبلیغ کی ہے اور خدا کے فضل سے وہ داخل احمدیت ہو گئے ہیں۔ مگر یہ واقعہ ماہ اگست میں ہوا جب ایک یونانی بیرسٹر اور اس کی بیوی سے میری ملاقات ہوئی اور میں نے ان کو اپنا خواب سنایا۔ جو ان کے متعلق تھا۔ بیرسٹر صاحب نے سرد آہ بھری اور کہا اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے آپ کو سپین میں بھیج دیا۔ اور اس طرح میرے لئے سچا دین قبول کرنے کے سامان پیدا کئے۔ اس بیرسٹر کو میں نے اپنی ہر ممکن کوشش سے تبلیغ کی اور لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے چند ہی دنوں میں اس نے احمدیت کی صداقت کا اقرار کر لیا اور ۲۵ اگست کو بیعت نامہ بھی بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ارسال کر دیا۔ یہ سپین کے سب سے پہلے احمدی ہیں۔ آپ کا سابقہ نام Antoniade Logothete morosini. تھا۔ اب غلام احمد رکھا گیا ہے۔ چند دن کے قیام کے بعد اب وہ حالات کے پیش نظر واپس اپنے وطن روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سچا۔ وفادار اور راستباز احمدی بنائے۔ چند دن کی تبلیغ کے بعد ان کی اہلیہ نے بھی احمدیت کی صداقت کا اقرار کر لیا۔ امید ہے۔ کہ لنڈن پہنچ کر وہ بھی بیعت نامہ ارسال کر دیں گی۔

مبشر رویا

دوسرا مبشر رویا ایک نوجوان کے متعلق تھا۔ سو الحمد للہ کہ چند دن ہوئے یہ نوجوان

Digitized by Khilafat Library

311

کبھی اچانک مل گیا۔ یہ فرانس کا باشندہ ہے۔ اس سے گفتگو کے دوران میں بعینہٖ وہی حالات معلوم ہوئے۔ جو میں نے خواب میں دیکھے تھے۔ اُس کو تبلیغ شروع کر دی ہے۔ چند دن ہوئے ایک اور مبشر رویا ۷ اشخاص کے متعلق دیکھ چکا ہوں۔ کہ انہوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری نصرت کے سامان غیب سے پیدا فرمائے۔

تبلیغ بذریعہ دعوتِ پارٹی

برادرم اعمر محمد التزانی کو دعوتِ طعام دی غلام احمد صاحب کی روانگی پر ان کو اور ان کے دو یونانی دوستوں کو فروٹ پارٹی دی۔ ان دو یونانیوں نے مجھ سے اسلام کے متعلق گفتگو کرنے کا از حد شوق ظاہر کیا۔ ان کے خاندان کے ۴۰ کے قریب اشخاص یہاں موجود ہیں۔ انشاء اللہ جلد ان میں تبلیغ شروع کروں گا۔

زیر تبلیغ لوگ

وقتاً فوقتاً مختلف اشخاص جو ملاقات کے لئے آئے یا جن سے میں ملا۔ ان میں سے قابلِ ذکر دو مسلمان عبدالسلام اور مختار ہیں مگر مذہب سے لاپروا۔ ایک کیتھولک نوجوان Casimiro Azieltuno ہے۔ جو بڑے شوق سے میری تبلیغ سنتا ہے۔ ایک معزز نوجوان Jose Martiner Mendes. خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ جو معمولی انگریزی بھی جانتا ہے اور نہایت متین اور سمجھدار ہے۔ اس کو احمدیت کی تعلیم کے متعلق آگاہ کیا گیا۔ تو اس نے نہایت حیرت سے کہا۔ کہ میں اسلام کو ایک نہایت ذلیل مذہب خیال کرتا تھا۔ مگر اب آپ نے میرے دل میں اس کی عظمت کا سکہ بٹھا دیا۔ اسے انگریزی لٹریچر اور اخبارات مسلم ٹائمز اور سن رائز برائے مطالعہ دیئے گئے اس کا ایک بھائی جنوبی ہندوستان میں تجارتی کاروبار کرتا ہے۔ یہ خود بھی یہاں تجارتی کاروبار کرتا ہے ؂

بدامنی کے دوران میں تبلیغ

میڈرڈ میں جس دن ہر طرف سخت بدامنی تھی۔ اور لوگ مارے ڈر کے چلا رہے تھے۔ اس دن میرے پاس بیس کے قریب لوگ آئے۔ ایک ضعیف عورت کے مونہہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے۔ کہ ہم نے اپنے خدا کو اور اس کے سچے راستہ کو بھلا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم پر مصائب آ رہے ہیں۔ اس موقعہ پر میں نے اسلام کی خوبیاں پیش کرتے ہوئے انہیں دعوتِ اسلام دی۔

سخت بدامنی کے دنوں میں ایک دن میں اس خیال سے کہ میڈرڈ کی حالت دیکھوں، شہر گیا۔ اور متعدد اشخاص سے گفتگو کی۔ بعض نے مجھے مراکو کا مور سمجھ کر چند نازیبا الفاظ بھی کہے۔ مگر میں نے خندہ پیشانی سے ان کو بتایا۔ کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے اپنا رویہ بدل لیا۔ قریباً ۵۰ آدمیوں کے مجمع میں میں نے صداقتِ اسلام پیش کی۔

اگست کے پہلے ہفتہ میں میں نے اپنا پہلا مکان تبدیل کر کے دوسری جگہ رہائش اختیار کی۔ الحمد للہ کہ یہاں سوسائٹی آب و ہوا اور دیگر امور کے لحاظ سے زیادہ آرام ہے۔ ملاقاتوں کا سلسلہ اب خدا کے فضل سے زیادہ کانیا ہے ؂

میرے ارد گرد کے لوگ جنگ کی خبریں سنکر سخت غمگین ہوتے ہیں۔ مگر مجھے ذرہ بھر بھی گھبراہٹ نہیں۔ احباب سے معروض ہوں۔ کہ ان الناک ایام میں جبکہ ہر طرف خطرہ ہی خطرہ ہے۔ میرے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔ تا خدا تعالےٰ کا رحم میرے لئے جوش میں آئے۔ اور آسمان پر میری تائید کے سامان پیدا ہوں اور میرا انجام احمدیت کی ترقی عظمت اور شوکت کو قائم کرتے ہوئے ہو ؂

درخواستِ دعا

چونکہ برادر مکرم محمد عثمان صاحب احمدی رحمت منزل احاطہ خام فقیر محمد خان لکھنؤ کو ہنوز بلڈ پریشر کی شکایت ہے۔ لہٰذا جملہ احمدی احباب سے التماس ہے۔ کہ صاحب موصوف کی کامل صحتیابی و نیز دیگر مشکلات کے حل کے واسطے ان مبارک دنوں میں جو رمضان کے ہیں خاص طور پر دعا فرمائیں ؂

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

پر

لبیک کہنے والے موصی صاحبان

جن موصیوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک مجلس مشاورت ۳۶ء پر حصہ آمد وصیت میں تین سال کے لئے اضافہ کیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ باقی موصی صاحبان بھی بہت جلد اضافہ وصیت کی اطلاع بھیج کر ممنون فرمائیں ؂ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر شمار	نام و پتہ موصی	حصہ موعودہ	اضافہ وصیت
۱۹	میاں محمد رحیم الدین صاحب ساکن قادیان	1/10	1/9
۲۰	مولوی شریعت احمد صاحب ضلع فیض آباد	1/10	1/9
۲۱	بابو عبد اللہ خان صاحب وثیقہ نویس بٹالہ ضلع گورداسپور	1/10	1/9
۲۲	بابو غلام حسن صاحب ریڈر سشن کورٹ امرت سر	1/10	1/9
۲۳	چوہدری بھجو خانصاحب امیر جماعت احمدیہ سڑوعہ ضلع ہوشیار	1/8	1/7
۲۴	شیخ غلام حسین صاحب افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ قادیان	1/10	1/8
۲۵	ملک عزیز احمد صاحب فیروز پور	1/8	1/7
۲۶	میاں سراج الدین صاحب ضلع گجرات	1/10	1/9
۲۷	بابو فضل احمد صاحب کلرک ریلوے جنرل سٹور لاہور	1/8	1/7
۲۸	میاں خدا بخش صاحب کھرل موصی ۳۲۷۳	1/10	1/9
۲۹	سید محمد حسین صاحب قانونگو بدوملہی	1/10	1/9
۳۰	بابو طفیل احمد صاحب ساکن چندوسی ضلع مراد آباد	1/10	1/9
۳۱	منشی محمد شفیع صاحب پٹواری حال قادیان	1/8	1/7
۳۲	میاں امام الدین صاحب سیکھوانی قادیان	1/10	1/9
۳۳	بابو عبد المجید خان صاحب سول ہسپتال کوئٹہ بلوچستان	1/10	1/9
۳۴	بابو عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے کلرک آرسنل کوئٹہ	1/10	1/9
۳۵	بابو محمد یوسف صاحب جنرل مرچنٹ پرنس روڈ کوئٹہ	1/10	1/9
۳۶	بابو برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹیبل محرر پولیس تھانہ ریلوے کوئٹہ	1/10	1/9
۳۷	میاں خیر الدین صاحب سیکھواں حال قادیان	1/10	1/9
۳۸	بابو محمد اسمٰعیل صاحب مینجر سپلائی کمپنی قادیان	1/10	1/8
۳۹	منشی محمد حمید الدین صاحب کلرک دفتر محاسب قادیان	1/10	1/9
۴۰	میاں کریم بخش صاحب ساکن بھاگو بھٹی سیالکوٹ	1/4	1/3
۴۱	قاری غلام مجتبیٰ صاحب جنرل پریذیڈنٹ قادیان	1/10	1/9
۴۲	سید محمود عالم صاحب کلرک دفتر محاسب قادیان	1/10	1/9
۴۳	میاں نبی بخش صاحب ساکن گوٹھ مستن صوبہ سندھ	1/10	1/9
۴۴	خانصاحب ذو الفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان	1/10	1/9
۴۵	چوہدری برکت علی خان صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان	1/10	1/9
۴۶	مسماۃ محمد جان صاحبہ ساکن کریام ضلع جالندھر	1/10	1/9
۴۷	مسماۃ امام بیگم صاحبہ " "	1/10	1/9
۴۸	محمد پریل صاحب ساکن کمال ڈیرہ صوبہ سندھ	1/10	1/9

Digitized by Khilafat Library